ہفتہ وار رسالہ: 453
WEEKLY BOOKLET: 453

امیرِ اہلِ سنّت کا تقریباً 22 سال پہلے کا بیان

وسیلے کی برکتیں

صفحات: 17

عمل جتنا دشوار اتنا ہی وزن دار 05
گوشت کا ٹکڑا کباب ہو جاتا 07
گناہ سے بچنے کا وسیلہ 11
دو جنّتیں عطا کر دی گئیں 12

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وسیلے کی برکتیں

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "وسیلے کی برکتیں" پڑھ یا سُن لے اُسے دنیا و آخرت میں نیکیوں کی بہترین جزا عطا فرما اور جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخِلہ دے کر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوسی بنادے۔

اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جب دو دوست آپس میں مِلتے اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے اُن کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان،6/471،حدیث:8944)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

وَسیلے کی بَرَکتیں

گُزَشتہ زمانے میں تین آدمی کسی سفر پر روانہ ہوئے، دورانِ سفر رات گزارنے کے لیے ایک غار میں داخل ہوئے اور سو گئے۔ اتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان پھسَل کر آئی جس کے باعِث غار کا مُنہ بند ہو گیا۔ اب انہوں نے اس مُصِیبَت سے نجات پانے کے لیے یہ طے کیا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے کسی نیک عمل کا وسیلہ پیش کر کے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرے، چنانچہ ان میں سے ایک نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کیا: اے اللہ! تُو جانتا ہے میرے والدین بوڑھے ہو چکے تھے اور میں اس وقت تک اپنے بال بچوں کو دودھ نہیں

پِلا تا تھا جب تک اپنے والدین کو ان کے حصّے کا دودھ نہ پلا لیتا تھا۔ اے پَرورْدِگار! تُو جانتا ہے ایک بار میں اپنے جانور چَراتے چَراتے دُور نکل گیا اور جب رات کو گھر پہنچا تو ماں باپ سو چکے تھے، میں ان کے حصے کا دودھ لے کر سرہانے کھڑا رہا یہاں تک کہ جب بہت دیر بعد ان کی آنکھ کُھلی تو میں نے انہیں دودھ پیش کیا اور پھر اپنے بال بچوں کو پلایا اور خود بھی پیا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل تیری رِضا اور خوشنودی کے لیے تھا تو اس کی برکت سے چٹان کو غار کے منہ سے ہٹا دے اور ہماری اس مصیبت کو دُور فرما۔ اس دعا کی برکت سے چٹان غار کے منہ سے کچھ سَرک گئی مگر نکلنے کا راستہ نہ بنا۔

دوسرے شخص نے عرض کی: اے اللہ! میں اپنی چچازاد بہن سے محبت کرتا تھا اور وہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز تھی۔ میں نے اس کے ساتھ بُرائی کا اِرادہ کیا لیکن وہ میرے قابو میں نہ آئی۔ ایک بار جب قَحط پڑا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو کر مدد حاصل کرنے کے لیے میرے پاس آئی، میں نے اس شرط پر اُسے 120 دینار (یعنی سونے کی اشرفیاں) دیں کہ وہ اپنے آپ کو میرے حوالے کرے گی، چونکہ وہ بہت مجبور تھی اس لیے میری اس شرط کو پورا کرنے کے لیے راضی ہو گئی۔ آخر کار جب میں اپنی خواہش پوری کرنے پر قادر ہو چُکا تھا تو وہ مجھ سے کہنے لگی: اے بھائی! اللہ پاک سے ڈر اور اس مُہر کو حق کے بغیر مت توڑ۔ اے پَرورْدِگار! اس کے فریاد کرنے پر میں گناہ سے باز آگیا اور سونے کی اشرفیاں بھی اُسی کو دے دیں۔ اگر میرا یہ عمل تیری رِضا اور خوشنودی کے لیے تھا تو پھر تُو ہم سے اس آفت کو دُور کر دے چنانچہ چٹان کچھ مزید سَرک گئی مگر اب بھی غار سے باہر نکلنا ممکن نہ تھا۔

اب تیسرے شخص نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ! تُو جانتا ہے میں نے ایک بار چند آدمیوں کو اُجرت پر رکھا اور ان سب کو اُن کی مزدوری ادا کر دی مگر ان

www.dawateislami.net

میں سے ایک اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کاروبار میں لگائی یہاں تک کہ اس کا مال کثیر ہو گیا۔ کچھ عرصے بعد وہی مزدور میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔ میں نے اس سے کہا: یہ جو تم بکریاں، گائیں، اُونٹ اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہاری مزدوری ہے۔ وہ ایک دَم چونک پڑا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق مت کرو۔ میں نے اس سے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا، بات دَرْاَصْل یہ ہے کہ تم مزدوری لیے بغیر چلے گئے تھے تو میں نے تمہاری مزدوری کاروبار میں لگائی جس سے اتنی برکت ہوئی کہ یہ بکریاں، اونٹ، گائیں اور غلام وغیرہ جمع ہو گئے اور یہ سب تمہاری مزدوری کی پیداوار ہیں۔ وہ مزدور بہت خوش ہوا اور سارا مال اپنے ساتھ لے گیا، اس نے اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ عمل مَحْض تیری رِضا کی خاطر تھا تو تُو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! چنانچہ وہ چٹان غار کے منہ سے بِالکل ہَٹ گئی اور وہ تینوں مسافر باہر نکل کر اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گئے۔ (بخاری، 2/48، حدیث: 2215 ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں ہمارے لیے بے شمار مدنی پھول ہیں مثلاً جب کوئی مصیبت آئے تو ظاہری اَسباب اِختیار کرنے کے ساتھ ساتھ دعا کی طرف بھی متوجّہ ہونا چاہیے لیکن افسوس! ہم اس معاملے میں کوتاہی کا شکار ہیں۔ ہمیں جب کوئی مشکل درپیش آتی ہے تو ہم اُسے دُور کرنے کی تدبیریں کرتے اور لوگوں کی خوب مِنّت سَماجت کرتے ہیں کہ ہمارا فُلاں مسئلہ حل کر دو مگر اللہ پاک کی طرف رُجوع نہیں کرتے۔ اگر ہم میں سے کسی کو نزلہ، کھانسی یا کوئی پریشانی لاحِق ہو جائے تو وہ فوراً دوائیں استعمال کرنے لگ جاتا ہے اور پریشانی کو حل کرنے کی تدبیریں کرنے لگتا ہے لیکن بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض گزار نہیں ہوتا کہ اے اللہ! مجھے نزلہ ہو گیا ہے، تُو ٹھیک کر دے، اے اللہ مجھے کھانسی

www.dawateislami.net

ہو گئی ہے تُو کرم فرمادے، اے اللہ! آج میرا کام میں دل نہیں لگ رہا تُو دل لگا دے، اے پروردگار! آج مجھے سُستی محسوس ہو رہی ہے تُو چُستی عطا فرمادے، اے اللہ! میرا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا ہے، تُو اسے نارمل فرمادے وغیرہ وغیرہ۔ ذرا سوچئے! اگر ہم دَوا کے ساتھ ساتھ دُعا سے بھی کام لیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ لیکن ہم دعا کی طرف اس وقت متوجہ ہوتے ہیں جب ہمیں ڈاکٹر کہتا ہے کہ اب آپ کے مریض کو دُعا کی ضرورت ہے یعنی جب ڈاکٹر دُعا کی طرف راہ نمائی کرتا ہے تب ہمیں پتا چلتا ہے کہ ہمارے مریض کو دعا کی ضرورت ہے، اس سے پہلے ہم دُعا سے غافل رہتے ہیں۔ اے کاش! ہم پہلے سے ہی دعا کرنے والے بن جائیں!

یاد رکھیے! چاہے کیسا ہی خطرناک مرض کیوں نہ ہو اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ضرور کرنی چاہیے۔ اللہ پاک نے ہمیں اپنی بارگاہ میں دعا کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ﴾ (پ24، المؤمن: 60) ترجمۂ کنز الایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

کوئی مرض لاعلاج نہیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک نے جتنی بھی بیماریاں اُتاری ہیں ان کی دَوا بھی اُتاری ہے۔ (بخاری، 4/16، حدیث: 5678) ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض بیماریوں کے علاج تک ڈاکٹروں کی رسائی نہیں ہو سکی اور وہ ابھی تک اُن کا علاج تلاش نہیں کر سکے۔

یاد رہے! اللہ پاک سے بڑھ کر نہ تو کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے لہٰذا جب بھی کوئی چھوٹی یا بڑی مصیبت پیش آئے اگرچہ اس مصیبت کا دُور ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہو مگر ہمیں دُعا ضرور کرنی چاہیے۔ بعض اوقات ایسی آفات جن سے نجات پانا

ناممکن لگتا ہے، دُعا کی برکت سے ان سے رِہائی نصیب ہو جاتی ہے جیسا کہ آپ نے بیان کے شروع میں مُلاحَظَہ کیا کہ جب تین آدمی دورانِ سفر رات گزارنے کے لیے غار میں داخل ہوئے تو پہاڑ سے ایک چٹان پھسل کر آئی جس کے باعث غار کا منہ بند ہو گیا اور ان مسافروں کا غار سے نکلنا تقریباً ناممکن ہو گیا مگر ان نیک بندوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کر کے دعا مانگی تو ان کا مُشکِل ترین مسئلہ حَل ہو گیا۔

اے عاشقانِ رسول! پتا چلا دُعا مانگتے ہوئے نیک اعمال کا وسیلہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے لہٰذا ایسا نیک عمل جو اِخلاص کے ساتھ کیا گیا ہو اگرچہ بظاہر معمولی ہو مثلاً کسی نے رِضائے الٰہی پانے کی خاطر نابینا کو سڑک پار کروائی ہو تو وہ اِس نیک عمل کا وسیلہ پیش کر کے بھی دعا مانگ سکتا ہے۔

عمل جتنا دُشوار اُتنا ہی وَزن دار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو عمل جتنا دشوار ہو گا میزانِ عمل میں اتنا ہی وزن دار ہو گا اور اس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ اسے یوں سمجھیے: مثلاً کسی شخص کو کام کاج سے بِالکل فُرصَت تھی، روڈ پر ٹریفک بھی زیادہ نہیں تھی، وہ روڈ پار کر رہا تھا کہ اچانک اسے ایک نابینا دکھائی دیا چنانچہ اس نے اس نابینا کا ہاتھ پکڑا، خود بھی روڈ کراس کر لیا اور اسے بھی کراس کروا دیا، یقیناً اسے اس نیک عمل کا ثواب ملے گا لیکن چونکہ یہ عمل اتنا دشوار نہیں تھا کیونکہ اس کے پاس وقت بھی تھا، روڈ پر خاص ٹریفک بھی نہیں تھی اور اسے خود بھی روڈ کراس کرنا تھا۔

اس کے برعکس کوئی شخص روڈ کے کنارے اپنی دکان میں بیٹھا ہوا تھا، اس کے پاس گاہکوں کا رَش تھا، جو مال وہ بیچ رہا تھا اُسی طرح کا مال دوسری دکانوں پر بھی بیچا جا رہا تھا لہٰذا

گاہکوں کو سنبھالنا بھی ضروری تھا کیونکہ ذرا سی غفلت میں گاہک ایک دکان چھوڑ کر دوسری دکان پر چلے جاتے ہیں لیکن اتنے میں اس دکاندار کی نظر روڈ کے کنارے کھڑے ایک نابینا شخص پر پڑی جو روڈ کراس کرنے کے انتظار میں کھڑا تھا، گاڑیاں بڑی تیزی سے اس کے پاس سے گزر رہی تھیں اور کوئی بھی اسے روڈ کراس کروانے والا نہ تھا، اس دکاندار نے نہ اپنے گاہکوں کو دیکھا اور نہ کاروبار کا خیال کیا بس جلدی سے اپنی دکان چھوڑ کر اس نابینا کے پاس آیا، اسے سلام کیا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑیوں کی رفتار آہستہ ہونے کا انتظار کیا اور پھر جیسے ہی اسے موقع ملا اس نے اس نابینا کو روڈ کراس کروادیا پھر جب واپس اپنی دکان پر پہنچا تو گاہک جاچکے تھے جس کے باعث اُسے دِلی صدمہ ہوا۔

یقیناً اس صورت میں پہلے والی صورت کے مقابلے میں زیادہ ثواب ملے گا کیونکہ پہلی صورت میں روڈ کراس کروانے والے کو دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا جبکہ دوسری صورت میں دکاندار کو دُشواری اُٹھانے کے ساتھ ساتھ گاہکوں کے چلے جانے کی وجہ سے مالی قربانی بھی دینی پڑی۔ دیکھیے! دونوں صورتوں میں بظاہر عمل ایک ہی ہے لیکن دونوں کے اَنداز، دُشواری اور کوشش میں فرق ہے۔

اسی طرح جب وضو کرنا دُشوار ہو اس وقت وضو کیا جائے تو زیادہ ثواب ملے گا مثلاً کسی جگہ سخت سردی ہے، مسجد میں پانی گرم کرنے کے لیے گیزر کا اہتمام بھی نہیں ہے اور پانی بھی خوب ٹھنڈا ہے تو ایسی صورت میں جس نے مسجد کی انتظامیہ کو بُرا بھلا کہے بغیر صبر کا دامن تھامتے اور تھر تھراتے ہوئے ٹھنڈے پانی سے وضو کیا اسے اُس شخص کے مقابلے میں زیادہ ثواب ملے گا جس نے گرم پانی سے وضو کیا کیونکہ سخت سردی میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا دشوار عمل ہے۔

یونہی جس کے لیے قرآنِ پاک پڑھنا دشوار ہے اسے اس شخص کے مقابلے میں زیادہ ثواب ملے گا جس کے لیے قرآنِ پاک پڑھنا آسان ہے۔

ماں باپ کا دِل خوش کرنا

اے عاشقانِ رسول! آپ نے بیان کی اِبتدا میں جو واقعہ پڑھا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ کا دل خوش کرنا اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے۔ دیکھیے! غار میں داخل ہونے والے تین اَفراد میں سے ایک ماں باپ کا کیسا چاہنے والا تھا کہ اپنے بال بچوں کو اس وقت تک دودھ نہیں پلاتا تھا جب تک کہ اپنے بوڑھے ماں باپ کو نہیں پلا دیتا، پھر جب ایک رات ماں باپ سو گئے تو اُن کے سرہانے دودھ لیے کھڑا رہا، اپنے بچوں کو بھی نہیں پلایا، جب ماں باپ بیدار ہوئے تو پہلے انہیں دودھ پیش کیا، پھر اپنے اہل و عیال کو پلایا۔

اس کے برعکس آج کے اس جدید دور میں ماں باپ کو کتنی اہمیّت دی جاتی ہے بِالْخُصُوص شادی کے بعد بال بچوں کی موجودگی میں ماں باپ کی اہمیت کتنی باقی رہ جاتی ہے؟ سبھی اس سے واقف ہیں۔ یاد رکھیے! اگرچہ ماں باپ تکلیف کا باعث بنتے ہوں تب بھی ماں باپ کے حُقوق ختم نہیں ہوتے لہٰذا اَولاد کو ہر صورت صبر سے کام لینا ہوگا۔ ماں کے حقوق سے متعلّق ایک روایت پڑھیے:

گوشت کا ٹکڑا کباب ہو جاتا

ایک صحابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر اُن پر گوشت کا ٹکڑا ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سُوار کر کے لے گیا، تو کیا میں ماں کے حقوق سے فارغ ہو گیا؟

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا:”تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قدر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔“

(مجمع الزوائد، 8/254، حدیث:13394)

اس روایت سے معلوم ہوا اَولاد کو ماں باپ کے حقوق سے فراغت حاصل نہیں ہوسکتی چاہے وہ اُن کی کتنی ہی خدمت کیوں نہ کرلے لہٰذا ماں باپ کے حقوق کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ افسوس! آج کل معاشرے میں ماں باپ کے ساتھ اِنتہائی نارَوا سُلوک اِختیار کیا جاتا ہے اور بعض لوگ ماں باپ کو بِالکل بھی لِفٹ نہیں کرواتے۔

بعض اوقات اولاد کو ماں باپ سے یہ شکایت ہوتی ہے کہ وہ اُن کے ایسے معاملات میں بھی دَخل اَندازی کرتے ہیں کہ جن میں انہیں مُداخلَت نہیں کرنی چاہیے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ چونکہ وہ ماں باپ ہیں اس لیے ہرصورت اُن کا اَدب واِحترام ضروری ہے۔ دیکھیے! ماں باپ نے ہماری بہت سی خطائیں برداشت کی ہوتی ہیں مثلاً ہم بچپن میں اُنہیں ستاتے رہے لیکن پھر بھی وہ ہمیں کھلاتے پلاتے رہے، ہم رات کو دیر سے گھر آتے تو وہ بیچارے اپنی نیند قربان کرکے ہمارے انتظار میں جاگتے رہتے، ہمیں بخار ہو جاتا تو وہ ساری ساری رات ہماری خدمت کرتے رہتے لیکن ہماری شادی کروا کر نا جانے وہ ایسی کون سی غلطی کر بیٹھتے ہیں کہ شادی کے بعد ہم انہیں اہمیّت دینا چھوڑ دیتے ہیں۔ یاد رہے! نہ تو بال بچوں کی وجہ سے ماں باپ پر ظلم کیا جائے اور نہ ہی ماں باپ کی وجہ سے اپنے بال بچوں پر ظلم کیا جائے، دونوں کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مقبول حج کا ثواب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماں باپ کو ستانے کے بجائے ان کا اَدب واِحترام کیجئے،

اُن سے خوب ہمدردی سے پیش آیئے اور پیار و محبت سے اُن کی زیارت کیجئے۔ ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر سے دیکھنے کے بھی کیا کہنے! چنانچہ اللہ پاک کے آخِری نبی، مکّی مَدَنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر کرے تو اللہ پاک اُس کے لیے ہر نظر کے بدلے حِجِّ مَبرور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے؟ فرمایا: نَعَمْ! اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں! اللہ سب سے بڑا ہے اور اَطیب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔

(شعب الایمان، 6/186، حدیث: 7859 ملتقطاً)

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے ماں باپ حیات ہیں! ایسوں کو چاہیے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کریں، ان سے نرمی سے پیش آئیں، بات چیت کرتے وقت آنکھیں نہ ملائیں، ان کو آتا دیکھ کر ادب میں کھڑے ہو جائیں، اُن پر خار نہ کھائیں، وہ بات چیت کر رہے ہوں تو ان کی بات نہ کاٹیں، انہیں جھاڑنے اور جِھڑکنے سے باز رہیں۔ یاد رکھیے! اگرچہ والدین بے نمازی ہوں تب بھی ان کی تعظیم کی جائے گی کیونکہ نمازیں نہ پڑھنا ان کا اپنا عمل ہے البتّہ ان کے گناہوں سے ضرور نفرت کی جائے گی۔

اے عاشقانِ رسول! چونکہ ماں باپ اولاد سے عمر میں کافی بڑے ہوتے ہیں اس لیے اگر اولاد انہیں ڈائریکٹ سمجھانے کی کوشش کرے گی تو شاید وہ سمجھ نہیں پائیں گے لہٰذا اولاد کو چاہیے کہ اُن کا اَدب و احترام کرتی رہے، ان کی اصلاح کے لیے انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرے اور سنّتوں بھرے بیانات سُننے کی ترغیب دلائے اِن شاءَ اللہ اُن کی اِصلاح کا سامان ہو گا اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بیان کی ابتدا میں جو واقعہ پڑھا اس میں بیان کیا گیا کہ غار میں داخل ہونے والے تین افراد نے بارگاہِ خداوندی میں اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیا جس کی برکت سے غار کا منہ کُھل گیا اور انہیں قید سے رہائی نصیب ہوئی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں صرف نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیا جا سکتا ہے بلکہ یاد رکھیے! نیک اعمال کے ساتھ ساتھ نیک ہستیوں کا وسیلہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کا وسیلہ تو پیش کریں مگر نیک لوگوں کا وسیلہ نہ پیش کر سکیں حالانکہ ہماری نیکیوں کے وسیلے کے مقابلے میں نیک لوگوں کا وسیلہ زیادہ مضبوط ہے۔ ہماری نیکیاں کہاں اور اللہ پاک کے نیک بندوں مثلاً انبیائے کرام علیہم السّلام کی عظمتیں کہاں؟ اور پھر سَیِّدُ الانبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ عظمت کے تو کیا کہنے! اللہ پاک کے بعد آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان و عظمت سب سے بڑھ کر ہے۔

فُقَرائے مُہاجِرین کا وسیلہ

اللہ پاک کی بارگاہ میں نیک اعمال کے ساتھ ساتھ نیک اَشخاص کا وسیلہ پیش کرنا ثابت ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اُمَیّہ بن خالد رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فُقَرائے مہاجرین کے وسیلے سے فتح طلب کیا کرتے تھے۔

(شرح السنۃ، 7/303، حدیث: 3957)

دامن کا دھاگا

نیک ہستیوں کے ساتھ ساتھ اگر ان سے نسبت رکھنے والی چیزوں کا وسیلہ پیش کر کے بھی دُعا مانگی جائے تو اللہ پاک قبول فرماتا ہے چنانچہ ”اَخبارُ الْاَخیار“ شریف میں ہے: سخت قَحْط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دُعاؤں کے باوُجود بارش نہ ہوئی۔ حضرتِ سَیِّدُنا نِظامُ الدّین

ابو المُؤَیّد رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی امّی جان رحمۃُ اللہِ علیہا کے کپڑے کا ایک دھاگا ہاتھ میں لے کر عرض کی: اے اللہ! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامَحرم کی نظر نہیں پڑی، میرے مولیٰ! اِسی کے صدقے رَحمت کی بارش برسا دے! ابھی دُعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل چھاگئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارش شروع ہوگئی۔

(اخبار الاخیار، ص294)

پتا چلا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں نیک اعمال کے ساتھ ساتھ نا صرف نیک لوگوں کا بلکہ ان سے نسبت رکھنے والی چیزوں کا وسیلہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ اللہ کے نیک بندوں سے جس چیز کو نسبت ہو جائے وہ مُتَبَرَّک ہو جاتی ہے اور بعض اوقات اس کا ظُہور بھی ہو جاتا ہے۔

گناہ سے بچنے کا وسیلہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غار میں قید ہونے والے دوسرے شخص نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے ایک گناہ سے بچنے کا وسیلہ پیش کرکے دُعا مانگی تھی اور وہ گناہ بھی ایسا تھا کہ بدکاری پر قدرت ہونے کے باوجود اللہ پاک کے خوف سے باز رہنا جو کہ نفس پر بہت بھاری ہے۔ اسے یوں سمجھیے کہ کوئی شخص فلم دیکھ رہا ہو اور فلم بھی ایسے موڑ پر پہنچ چکی ہو کہ مزید دیکھنے کا تَجَسُّس بڑھ چکا ہو لیکن اتنے میں اچانک اس کے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو جائے اور اس کے ذہن میں یہ بات آئے کہ میں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں یہ روایت سنی تھی کہ ”جو اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔“ (مکاشفۃ القلوب، ص10) چنانچہ وہ اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے فوراً توبہ کرلے اور اسی وقت فلم دیکھنا چھوڑ دے تو اس کا یہ عمل

بھی ایک نیکی ہے اور وہ اپنے اس عمل کا وسیلہ پیش کر کے بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کر سکتا ہے۔

اسے مزید اس مثال سے بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ کسی شخص کو راہ چلتے ہوئے سونے کا ایک لاکِٹ ملا اور اس نے اُسے اُٹھالیا، اب اس کی نیّت خراب ہوئی اور اس نے اپنا ذہن بنایا کہ آج بِن مانگے دولت ہاتھ آگئی ہے اسے بیچ کر اس کی رقم اپنے ذاتی استعمال میں لاؤں گا لیکن ایک دَم اُسے اِحساس ہوا کہ یہ لاکٹ میرے لیے حرام ہے لہٰذا مجھے اس کے مالک تک پہنچانا چاہیے چنانچہ خوفِ خدا کی وجہ سے اس نے وہ سونے کا لاکٹ اس کے مالک تک پہنچادیا تو اسے اس عمل کا بھی ثواب ملے گا اور وہ اپنے اس عمل کا وسیلہ پیش کر کے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کر سکتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! بعض اوقات گناہ پر نَدامت وہ کام کر جاتی ہے جو نیکی نہیں کر پاتی ان معنوں پر کہ بندہ نیکی کر کے اتنا ثواب نہیں پاتا جتنا گناہ پر ندامت کی وجہ سے پا لیتا ہے۔ اس ضِمن میں ایک ایمان اَفروز واقعہ پڑھئے:

دو جنّتیں عطا کر دی گئیں

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک نیک نوجوان ہوا کرتا تھا جو زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتا تھا، آپ رضی اللہُ عنہ اس کی نیکی کی وجہ سے اسے بہت پسند کرتے تھے، اس نوجوان کا باپ بوڑھا تھا، نمازِ عشا پڑھ کر وہ اپنے باپ کی خدمت کے لیے گھر چلا جاتا تھا۔ مسجد اور اس کے گھر کے درمیان ایک عورت رہتی تھی جو اس نوجوان پر فَرِیْفتہ ہوگئی، وہ روزانہ اسے اپنے پاس بلاتی مگر وہ اس کی طرف مُتَوَجِّہ نہ ہوتا۔

www.dawateislami.net

آخر کار! ایک دن شیطان نے اس نوجوان پر غلبہ پالیا اور اسے گناہ پر آمادہ کر لیا، جب وہ نوجوان اس عورت کی دعوت پر گناہ کے اِرادے سے اس کی جانب بڑھا اور اس کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو اچانک اس پر خوفِ خدا غالب آیا اور اس کی زبان پر بے ساختہ یہ آیتِ مبارکہ جاری ہوگئی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ (پ9، الاعراف:201)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

وہ نوجوان غَش کھا کر گر پڑا، اس عورت نے اپنی باندی کو بلایا اور دونوں نے مل کر نوجوان کو گھسیٹا اور اس کے باپ کے دروازے پر لے جا کر ڈال دیا۔ ادھر باپ نے خیال کیا کہ اب تک بیٹا گھر کیوں نہ آیا؟ جب وہ تلاش کے لیے نکلا تو اس نے اپنے بیٹے کو بے ہوش پایا، اس نے کچھ لوگوں کی مدد سے بیٹے کو اٹھایا اور گھر لے آیا، جب بیٹے کو ہوش آیا تو باپ نے پوچھا: بیٹا کیا بات ہے؟ بیٹے نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ باپ نے بیٹے سے پوچھا: تمہیں کون سی آیت یاد آئی تھی؟ جب اس نے دوبارہ وہی آیت اپنے والد صاحب کو سنائی تو پھر سے اس پر خوفِ خدا کا غلبہ ہوا اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا، اسے یہ ندامت لاحق ہوئی کہ اس نے ایسے گندے کام کی طرف قدم کیوں اُٹھایا؟ جب اسے ہلا کر دیکھا گیا تو خوفِ خدا کی وجہ سے اس کی جان نکل چکی تھی اور وہ دَم توڑ چکا تھا، اسے غسل دے کر راتوں رات ہی کفن و دَفن کا اہتمام کر دیا گیا۔ صبح جب اَمیرُالمؤمنین سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو آپ اس کے والد کے پاس تعزیت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا:

ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہ دی ؟ عرض کی: رات کے وقت آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا۔ فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو، چنانچہ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ چند اَفراد کے ساتھ اس کی قبر پر پہنچے اور سورۂ رحمٰن کی اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ﴿وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴾ (پ27، الرحمٰن:46) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

اس نوجوان نے قبر کے اندر سے کہا: اے عمر! بے شک میرے ربّ نے مجھے وہ دو جنّتیں عطا فرمادی ہیں۔ (شرح الصدور، ص213 ماخوذاً)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! اس نوجوان کو گناہ سے بچنے پر کتنا بڑا انعام ملا کہ اللہ پاک نے اسے دو جنّتیں عطا فرمائیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بیان کی ابتدا میں جو واقعہ سُنا اس میں غار میں پھنس جانے والے تیسرے شخص کا یہ نیک عمل بیان کیا گیا کہ اس نے اپنے مال سے مزدور کی اُجرت الگ کرکے اسے کاروبار میں لگایا اور پھر مزدور کی طرف سے مزدوری طلب کیے جانے پر مزدوری کے ساتھ ساتھ اس سے حاصل ہونے والا سارا نفع مزدور کے سپرد کردیا حالانکہ ایسا کرنا اس پر شرعی طور پر واجب نہ تھا۔

دیکھیے! اس مزدور کی مزدوری سے حاصل ہونے والا نفع کم نہیں تھا بلکہ اگر آج کے دور کے حساب سے اس کی مالیت کا اندازہ لگایا جائے تو شاید لاکھوں کروڑوں روپے بن جائیں مگر اس نے سارا مال مزدور کو دے کر اسے حیرت میں ڈال دیا۔ موجودہ زمانے میں دیانت داری کی ایسی مثال ملنا بہت مشکل ہے۔ آج اگر کوئی مزدور اپنی اُجرت لیے بغیر چلا جائے تو ہمارا نفس ہمیں یہی مشورہ دے گا کہ دیکھو! وہ اپنی مزدوری اپنی مرضی سے چھوڑ کر گیا ہے

اس میں تمہارا کیا قصور ہے ؟ پھر ہم زیادہ سے زیادہ اس پر یہ احسان کریں گے کہ جتنی اس کی مزدوری بنتی ہوگی طلب کرنے پر اتنی اسے دے دیں گے۔ اگرچہ یہ بھی کافی ہے لیکن غار میں قید اس شخص کی سخاوت اور جذبۂ ایثار کے کیا کہنے! پہلے اس نے مزدور کی رقم کو کاروبار میں لگا کر اسے بڑھایا اور پھر سارے مال کو اس کے حوالے کر دیا۔

آہ! مال کا معاملہ بہت دشوار ہے۔ آج کل سرمایہ دار لوگ زکوٰۃ دینے کے معاملے میں خوب ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کا حقدار سرمایہ داروں کی خوب مِنّتیں اور خوشامدیں کرتا ہے لیکن وہ اس بے چارے کو بار بار بُلا کر دھکے کھلاتے اور پھر اتنا تھوڑا مال دیتے ہیں کہ اس کا گزارا نہیں ہو پاتا۔

بہر حال غار میں قید تیسرے شخص کا مزدور کو نفع سمیت اس کی مزدوری دینے والا عمل اتنا عظیم اور زبردست تھا کہ جب اس نے اپنے اس نیک عمل کا وسیلہ پیش کر کے اللہ پاک سے دعا مانگی تو اس کی برکت سے چٹان غار کے منہ سے بِالکل ہَٹ گئی اور وہ تینوں مسافر آسانی کے ساتھ غار سے باہر نکل آئے۔

مُحالِ عادی (یعنی ناممکن) کی دعا نہیں کرنی چاہیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی کوئی پریشانی آئے چاہے چھوٹی ہو یا بڑی، اس کے حل کے لیے تدبیر کرنا ممکن ہو یا ناممکن، اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کے حل ہونے کی دعا ضرور کرنی چاہیے۔ ہاں! جو چیزیں مُحالِ عادی ہیں ان کی دعا نہیں کرسکتے مثلاً دَسْتِ غیب کی دعا نہیں کرسکتے کیونکہ یہ محالِ عادی ہے اور مُحالِ عادی کی دعا کرنا ناجائز و حرام ہے۔ دَسْتِ غیب (یعنی بغیر کسی ظاہری ذریعے کے حاصل ہونے والی رقم) کے لیے دعا کرنا جیسا کہ اے اللہ! جب میں مُصَلّٰی کے نیچے ہاتھ ڈالوں تو نوٹوں سے میری مٹّھی بھر جائے وغیرہ

وغیرہ۔ البتّہ یوں دُعا کی جاسکتی ہے کہ اے اللہ! میری روزی میں برکت دے یا مجھے روزی کے ذرائع عطا فرما۔

یاد رکھیے! جو چیزیں مُحالِ عادی نہیں ان کی دعا مانگ سکتے ہیں۔ مثلاً اے اللہ! میری تنگدستی دور ہوجائے، مجھے اچھی اور آسان نوکری مل جائے، میری تنخواہ اچھی ہوجائے، میرا اَپنا کاروبار ہوجائے، مجھے اپنا ذاتی مکان مل جائے، میرے اَمراض دُور ہوجائیں، میرے بچے کا مرض دُور ہوجائے وغیرہ وغیرہ۔ بدقسمتی سے ہمارا دعا کی طرف رُجحان کم جبکہ تدبیر کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ ہم ظاہری اَسباب کی طرف بہت زیادہ بھاگتے ہیں حالانکہ اگر ہماری نظر خالقِ اسباب پر ہوجائے تو اَسباب دوڑتے ہوئے ہمارے پاس پہنچ جائیں گے۔

اے عاشقانِ رسول! کسی مشکل کے حل کے لیے اللہ پاک کے نیک بندوں سے فریاد کرنے میں بھی کوئی مُضائقہ نہیں اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو نیک بندوں کے سردار ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فریاد کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بہت سی طاقتیں عطا فرمائی ہیں اور وہ ہماری فریادرَسی کرسکتے ہیں۔ دیکھیے! جب ہم ڈاکٹر صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب! ہمارے بچے کو ٹھیک کردیجئے تو اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو کہ طبیبوں کے طبیب ہیں اگر ان کی بارگاہ میں کوئی اُمّتی تڑپ کر فریاد کرے کہ ”یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ میرے بچے پر نَظرِ کرم فرماکر اسے ٹھیک کردیجئے“ تو اس میں کیا حرج ہے؟ اسی طرح ”جب ہماری کوئی چیز چوری ہوتی ہے تو ہم بذریعہ سائنسی کنکشن یعنی فون کرکے مددگار پولیس سے رابطہ کرتے ہیں“ تو ”اگر ہم بذریعہ روحانی کنکشن بے کسوں

www.dawateislami.net

کے مدد گار، محبوبِ پروردگار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فریاد کریں" تو اس میں کیا حرج ہے؟

واللہ! وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے　　اِتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دل سے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عِلمِ دین سیکھنے سکھانے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ہر اسلامی بھائی زندگی میں ایک ساتھ 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور ہر مہینے میں کم اَز کم 3 دن کے قافلے میں سفر کرے۔ نیز ممکن ہو تو قافلہ کورس کرلیجئے تاکہ قافلوں کو تیار کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہ آئے اور ان سب دینی کاموں پر اِستِقامت پانے کے لیے "نیک اعمال" پر عمل کیجئے، روزانہ نیک اَعمال کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
دُرود شریف کی فضیلت ----------------------------------	01
عمل جتنا دُشوار اُتنا ہی وَزن دار ----------------------------------	05
ماں باپ کا دِل خوش کرنا ----------------------------------	07
مقبول حج کا ثواب ----------------------------------	08
فُقرائے مہاجرین کا وسیلہ ----------------------------------	10
گناہ سے بچنے کا وسیلہ ----------------------------------	11
دو جنّتیں عطا کر دی گئیں ----------------------------------	12
مُحالِ عادی کی دعا نہیں کرنی چاہیے ----------------------------------	15

اگلے ہفتے کا رسالہ

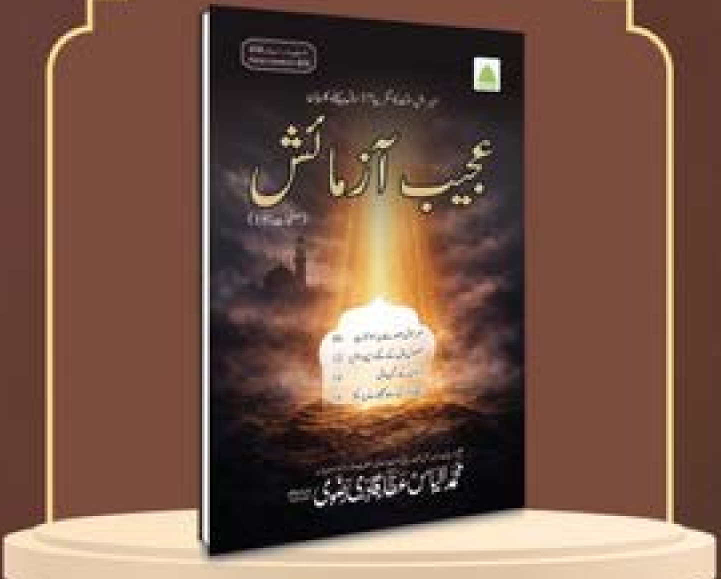

978-969-722-918-5
01082615

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net